© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

کتاب وحکمت

افادات: حافظ ابن قیم جوزیؒ

تحریر: مولانا عبدالغفار حسن

تفسیر سورۃ العادیات

﴿ وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا، فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا، فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا، فَأَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا، فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ، اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ، وَّاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ...... ﴾ ''قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی ہانپتے ہوئے اور آگ نکالنے والوں کی ٹاپ مارتے ہوئے اور حملہ کرنے والے صبح کے وقت، پھر اُڑایا صبح کے وقت غبار اور پھر اس غبار کے ساتھ لشکر کے بیچ میں گھس گئے۔ بے شک انسان اپنے رب کا سخت ناشکرا ہے اور وہ مال کی محبت میں بری طرح مبتلا ہے۔ کیا وہ جانتا نہیں جب قبروں سے سب کچھ نکال باہر کیا جائے گا۔ اور جو کچھ سینوں میں (راز) ہیں، انہیں ظاہر کردیا جائے گا......''

اس بارے میں اختلاف ہے کہ 'عادیات' سے مراد گھوڑے ہیں یا اونٹ۔ حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ اور محمد بن کعبؒ وغیرہ کا خیال ہے کہ اس سے مراد حاجیوں کے اُونٹ ہیں جو عرفہ سے مزدلفہ اور مزدلفہ سے منیٰ دوڑتے پھرتے ہیں۔ ابن عباسؓ، حسنؒ اور فراء کے نزدیک اس سے مجاہدین کے گھوڑے مراد ہیں۔ دوسرا قول درج ذیل چند وجوہ کی بنا پر صحیح ہے:

(۱) ضَبح: لغت میں گھوڑے کے ہانپنے کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جب تیز رفتاری اور دوڑ کی وجہ سے گھوڑے کا سانس پھول جاتا ہے اور ایک قسم کی آواز اس کے سینے سے نکلتی ہوئی سنی جاتی ہے۔ یہ آواز صہیل، حمحمہ (ہنہنانے) کے علاوہ ہے۔

(۲) ﴿فَالْمُوْرِيَاتِ قَدْحًا﴾: ٹاپو سے آگ نکالنا بھی گھوڑے کے ساتھ خاص ہے۔ اونٹ کے قدم اپنی نرمی اور ڈھیلے پن کی بنا پر دوڑتے ہوئے آگ نکال ہی نہیں سکتے۔

(۳) تیز روی میں گھوڑوں سے غبار زیادہ اُڑتا ہے۔

اَثَرْنَ بِهٖ: بہ کی ضمیر (Pronoun) سے مراد وہ مکان ہے جس میں گھوڑے دوڑتے ہیں۔ یہ غبار زیادہ تر اس وقت اُڑتا ہے جبکہ گھوڑے دشمن کی صفیں چیرتے ہوئے درمیان میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس وقت حرکت و جولانی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ گھوڑوں سے مراد لڑنے والے گھوڑے ہیں جن کو عرب اپنی لڑائیوں میں استعمال کرتے تھے۔ خاص مجاہدین کے گھوڑے بطورِ مثال کے یہاں بیان کئے جاسکتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

بلکہ مجاہدین کی سواریاں اپنے شرف وفضل کی بنا پر 'العادیات' کے مصداق بننے کی زیادہ مستحق ہیں۔ سلسلہ قسم میں گھوڑے کے ذکر سے مقصود یہ ہے کہ اس جانور کی پیدائش بھی اللہ تعالیٰ کی روشن نشانیوں میں سے ہے۔ اس کے ذریعہ سے عزت ونصرت اور فتح وکامرانی حاصل ہوتی ہے۔ اس کی تیز رفتاری سے انسان اپنے مطلوب کو حاصل کرلیتا ہے۔ دشمنوں پر قابو پالیتا اور جنگوں میں اس سے خوب کام لیتا ہے۔

قرآن میں دوسری جگہ اونٹوں کا ذکر بطورِ نعمت کیا گیا ہے کہ وہ ایک شہر سے دوسرے شہر تک تمہارے سامان کو لئے پھرتے ہیں۔ اُونٹ زیادہ تر بوجھ اٹھانے کے لئے ہیں اور گھوڑے فتح ونصرت دلانے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ان دونوں نعمتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

﴿فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا﴾ حملہ کرنے کے لئے صبح کے وقت کو خاص طور پر اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت دشمن اپنی جگہ سے منتشر نہیں ہوسکتا کیونکہ دشمن پر ایسے وقت میں غفلت وسستی چھائی ہوتی ہے جبکہ حملہ آور آرام وراحت کے بعد حملہ کے لئے پوری طرح چاق وچوبند ہوجاتا ہے۔

اسی لئے حدیث میں بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی بستی پر حملہ کا ارادہ رکھتے تو صبح تک انتظار کرتے۔ اگر موذن کی آواز سنائی دیتی تو حملہ سے رک جاتے ورنہ حملہ کردیتے۔

جو حضرات 'العادیات' سے اونٹ مراد لیتے ہیں، انہوں نے اپنے معنی کو درست قرار دینے کے لئے کئی تاویلیں کی ہیں جن کو بغرضِ اختصار حذف کردیا گیا ہے۔ العادیات کی تفسیر میں چند اقوال اور بھی ملتے ہیں جو اپنے مفہوم ومطلب کے لحاظ سے ضعف سے خالی نہیں۔ اسی طرح 'موریات' کی تفسیر میں بھی متعدد اَقوال ملتے ہیں:

(۱) قتادہؒ کا قول ہے کہ موریات سے مراد یہ ہے کہ گھوڑے لڑنے والوں کے درمیان عداوت کی آگ بھڑکا دیتے ہیں۔

(۲) عکرمہؓ کی تفسیر ہے کہ موریات سے مراد وہ زبانیں ہیں، جو اپنی تیز گفتاری سے دشمن کے انتقامی شعلوں کو تیز کردیتی ہیں۔

(۳) انسانوں کے افکار وآرا مراد ہیں جو مکروفریب کی آگ کو ہوا دیتی ہیں۔

یہ تشریحات آیت کے ظاہری الفاظ سے تو سمجھ میں نہیں آتیں۔ ہاں اگر یہ کہا جائے کہ قیاس واشارہ سے یہ معانی نکالے جاتے ہیں تو کچھ صحت مانی جاسکتی ہے۔

مفسرین اور طریق تفسیر

اب تک سلف وخلف کی تمام تفسیریں تین اصولوں پر مبنی رہی ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

(۱) ظاہری الفاظ کو مدار قرار دینا۔ یہ متاخرین مفسرین کا طریقہ ہے۔
(۲) معانی کا لحاظ، اس طرز کو سلف نے اختیار کیا ہے۔
(۳) اشارہ وقیاس سے معانی ومطالب کا استنباط۔ یہ طریقہ صوفیا کے حلقہ میں رائج ہے۔ یہ صورت بھی جائز ہے بشرطیکہ چند باتوں کا لحاظ رکھا جائے:
(۱) آیت کے معنی سے تصادم اور ٹکراؤ پیدا نہ ہو۔
(۲) وہ قیاسی یا اشارہ سے سمجھا ہوا معنی فی نفسہٖ درست ہو
(۳) ظاہر لفظ میں اس معنی کے لئے کچھ گنجائش موجود ہو۔
(۴) ظاہر لفظ سے جو معنی سمجھے جاتے ہیں۔ اس میں اور قیاسی معنی میں کوئی تعلق اور مناسبت ہو۔
جب یہ چار شرطیں پائی جائیں، تب اس قسم کی تفسیر کو قبول کیا جاسکتا ہے۔

عَادِيَات / مُوْرِيَات اور اَثَرْن / وَسَطْن میں فرق

اللہ تعالیٰ نے انسانی افعال کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے: (۱) وسائل و ذرائع (۲) اغراض و مقاصد۔ گھوڑوں کا دوڑنا، دوڑتے ہوئے آگ نکالنا اور دشمن پر حملہ کرنا یہ سب افعال اصل غرض کے لئے ذریعہ ہیں اور دشمن کی صفوں میں غبار اڑاتے ہوئے گھس جانا اصل مقصد ہے۔ اسی بنا پر ذرائع کے لئے 'اسم فاعل' اور اظہارِ مقصد وغرض کے واسطے 'فعل' کو بیان کیا گیا ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی طریقہ بیان یہاں مناسب تھا۔

مقسم علیہ کا بیان

جس چیز پر یہاں قسم اٹھائی گئی ہے وہ انسان کا کنود (ناشکرا) ہونا، بخیل ہونا اور مال سے از حد محبت کرنا وغیرہ ہے۔ كَنَدَ يَكْنُدُ سے 'کنود' اس بنجر زمین کو کہتے ہیں جہاں کچھ بھی پیداوار نہ ہوسکے۔ اسی طرح 'کندیٰ' اس عورت کی صفت بھی آتی ہے جو اپنے شوہر کی نافرمان اور ناقدردان ہو۔ اصل لفظ کنود میں حق اور خیر سے روکنے کے معنی پوشیدہ ہیں۔ تمام مفسرین کے اَقوال اسی معنی کو شامل ہیں:
(۱) ابن عباسؓ کا قول ہے کنود أي کفور ناشکرا
(۲) وہ بخیل جو عطیہ سے روکتا ہے، اپنے غلام کو بھوکا رکھتا ہے اور کسی کو مصیبت میں دیکھ کر بھی اس کا دل نہیں پسیجتا۔
(۳) حسنؒ بصری کا قول ہے کہ 'کنود' وہ ہے جو اپنے ربّ کو ملامت کرتا ہے۔ مصیبتوں کو گنتا ہے اور نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

وَإِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ

اور بے شک وہ اس پر گواہ ہے۔اس آیت کی تفسیر میں چند اَقوال ہیں:

(۱) اِنَّهٗ کی ضمیر سے مراد اللہ تعالیٰ ہیں۔

(۲) انسان اپنی حالت پر خود گواہ ہے خواہ وہ زبان سے انکار ہی کرتا ہے۔ سیاق کے لحاظ سے یہ دوسرا مطلب زیادہ مناسب ہے۔ ﴿وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ﴾ میں اِنَّهٗ سے مراد بھی انسان ہی ہے۔ اب کلام کی ترتیب یہ ہوئی کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ انسان ناشکرا ہے پھر بتلایا کہ وہ خود اس پر گواہ ہے۔ پھر آخر میں فرمایا کہ انسان مال کی محبت کی وجہ سے کنجوس واقع ہوا ہے۔

پہلے قول کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی گواہی مراد ہوتی ہے وہاں بعد میں 'علٰی' آتا ہے جیسا کہ فرمایا: ﴿ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ﴾ (یونس:۴٦) ''پھر اللہ تعالیٰ خبردار ہے، اس سے جو وہ کرتے ہیں''۔یعنی وہ پوری طرح واقف اور مطلع ہے۔ اگر انسانی شہادت مراد ہوتی تو بجائے 'علٰی' کے 'ب' آنا چاہئے تھی جیسا کہ فرمایا: ﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰهِ شَاهِدِيْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ﴾ (التوبہ:١٧) ''مشرکین کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں بحالے کہ وہ اپنے نفسوں پر کفر کے ساتھ گواہی دے رہے ہیں''۔ اسی طرح اگر یہاں بھی شہادتِ انسانی مراد ہوتی تو یوں کہا جاتا ﴿وَاِنَّهٗ بِذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ﴾ کیونکہ 'کنود' یہاں پر مشهود به (جس کے ذریعے گواہی دی جائے) ہے۔ اور نفس انسان مشهود عليها (جس کے بارے میں یا جس پر گواہی دی جائے)

﴿وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ﴾ ''وہ خیر و محبت میں سخت ہے''۔ باتفاقِ مفسرین یہاں 'خیر' سے مراد مال ہے۔ 'شدید' سے مراد بخیل ہے جس کو مال کی محبت نے بخل پر آمادہ کردیا ہے۔ ابن قتیبہؒ کے نزدیک لِحُبِّ الْخَيْرِ، شديد کے متعلق ہے۔ یہاں انسان کی دو صفتیں بیان کی گئی ہیں:

(i) ربّ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتا ہے۔

(ii) جو کچھ اللہ نے دیا ہے، اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔ نہ تو مخلوق کا ہمدرد ہے اور نہ محسن حقیقی کا شکرگزار۔ ایک فاجر انسان ایسا ہی ہوتا ہے۔ بخلاف اس کے ایک مؤمن صالح کی حالت دوسری ہوتی ہے وہ خدا کے لئے مخلص اور اس کے بندوں کے واسطے محسن و ہمدرد ہوتا ہے۔

بخل اور کفر...... اخلاص اور احسان

جیسا کہ یہاں پر بخل اور کفر کو یکجا فرمایا ہے، اسی طرح قرآن کی متعدد آیات میں ان دونوں کا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

تذکرہ ہے : (۱) ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُ وْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ﴾ ''پس خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غافل ہیں جو ریا کاری کرتے ہیں اور معمولی برتنے کی چیزوں سے روکتے (بخل کرتے) ہیں''۔ (سورۃ الماعون)

(۲) ﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (النساء:۳۸) ''جو خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھاوے کیلئے اور اللہ اور دن آخرت پر ایمان نہیں رکھتے''۔

(۳) ﴿وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ﴾ (النساء:۳۹) ''ان کا کیا نقصان تھا، اگر وہ قیامت اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آتے''۔

اسی کے ہم معنی آیات سورۃ اللیل کے شروع میں بھی ہیں۔

(۴) ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ﴾ (سورۃ الھمزۃ) ''خرابی ہے چغل خور عیب چین کے لئے جس نے مال جمع کیا اور گن گن کر رکھا''۔

(۵) ﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ. الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (النساء:۳۷)

''اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا مٹکنے والے اربابِ فخر وغرور کو جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دیا ہے اس کو چھپاتے ہیں''۔

اخلاص واحسان : فخر وغرور اور مال کو جمع کرکے رکھنا سب بخل کا نتیجہ ہے۔ یہ تمام صفات نماز اور زکوٰۃ کے مقصد کی عین ضد ہیں۔ کفر وبخل کے بالمقابل اخلاص واحسان کو ان آیات میں یکجا بیان فرمایا ہے: ﴿اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (البقرۃ:۲)

''جو لوگ غیب پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں''۔

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ ''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو''۔ (النساء:۳۶)

مرعاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری کی علم وفضل سے بھرپور شرح مشکوٰۃ بنام مرعاۃ المفاتیح کی ۱۰ جلدیں شائع ہوچکی ہیں۔ چند برس قبل آپ کی وفات سے یہ شرح نامکمل رہ گئی تھی۔ گوجرانوالہ میں مولانا خالد گرجاکھی نے اس شرح کو مزید ۱۰ جلدیں لکھ کر مکمل کیا ہے اور اب اس کی مکمل ۲۰ جلدیں ہوگئی ہیں۔ جن میں سے پہلی ۱۰ مولانا مبارکپوری کی تصنیف کردہ ہیں۔ آخری دس جلدیں ان دنوں کمپیوٹر کتابت ہوکر ادارہ احیاء السنہ، گرجاکھ گوجرانوالہ سے عنقریب شائع ہوجائیں گی۔ ان دنوں طباعت کے آخری مراحل میں ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com